وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز

مؤلفین

محمد رفیق احمد میمن
صدر: اماں جی ایجوکیشنل سوسائٹی

محمد اسلم گل
میجر (ریٹائرڈ)

ناشر

اماں جی ایجوکیشنل سوسائٹی (رجسٹرڈ)

ٹنڈو جہانیاں، حیدرآباد چھاؤنی، پاکستان

www.star.edu.pk

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی

ترجمہ

سب تعریف اللہ کے لئے ہی ہے، ایسی تعریف جو بہت زیادہ ہے پاکیزہ اور برکت والی ہے، جیسی ہمارا ربّ چاہتا اور پسند کرتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ
فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ
وَافْعَلْ بِنَا مَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ
فَاِنَّکَ اَنْتَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ

ترجمہ

اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے جو تیری شان کے مناسب ہے
پس تو محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جو تیری شان کے مناسب ہے
اور ہمارے ساتھ بھی وہ معاملہ کر جو تیری شایانِ شان ہے
بے شک تو ہی اس کا مستحق ہے کہ تجھ سے ڈرا جائے اور مغفرت طلب کی جائے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رحمۃ للعالمین ﷺ کی نماز

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور قیامت تک دُرود و سلام ہو سیّد الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، ہمارے آقا، حضرت محمد ﷺ پر، آپ ﷺ کی آل و اولاد پر اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پر جو ہدایت کے ستارے ہیں اور دین اسلام کے پھیلانے والے ہیں، نیز اُن مؤمنین اور مؤمنات پر بھی جو ایمان کے ساتھ اِن کا اتباع کرنے والے ہیں۔

الحمدللہ! اللہ جل شانہٗ کی قدرت سے براہِ راست استفادہ کے لئے اللہ پاک کے اوامر کو رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کے طریقہ پر پورا کرنے میں سب سے اہم اور بنیادی عمل نماز ہے۔ نماز ایک اہم ترین عبادت ہے اور یہ ایسا تحفہ خداوندی ہے، جو اللہ جل شانہٗ نے اپنے پیارے حبیب، حضور اقدس ﷺ کو معراج کے موقع پر عطا فرمایا۔ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے:

"اسلام میں کوئی بھی حصہ نہیں اُس شخص کا جو نماز نہ پڑھتا ہے اور بے وضو کی نماز نہیں ہوتی"۔

(فضائل نماز)

دوسری حدیث پاک میں ہے:

"دین بغیر نماز کے نہیں ہے، نماز دین کے لئے ایسی ہے جیسا آدمی کے بدن کے لئے سر ہوتا ہے"۔

(فضائل نماز)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ابتداء میں حضور اقدس ﷺ رات کو جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو آپ ﷺ اپنے کو رسی سے باندھ لیا کرتے کہ نیند کے غلبہ سے گر نہ جائیں، اس پر اللہ جل شانہٗ کی طرف سے وحی نازل ہوئی:

طٰهٰ ۝ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ۝

(سورہ طٰهٰ: ۱، ۲)

ترجمہ: طٰهٰ ۝ ہم نے آپ (ﷺ) پر قرآن (مجید) اس لئے نہیں اُتارا کہ آپ (ﷺ) تکلیف اُٹھائیں۔

حضرت عوفؓ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ کے ساتھ تھا، آپ ﷺ نے مسواک فرمائی، وضو فرمایا اور نماز کی نیت باندھ لی، میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز میں شریک ہو گیا۔ حضور اقدس ﷺ نے سورہ بقرۃ ایک رکعت میں پڑھی اور جو آیت رحمت کی آتی، آپ ﷺ اس جگہ دیر تک رحمت کی دُعا مانگتے رہتے اور جو آیت عذاب کی آتی اس جگہ دیر تک عذاب سے پناہ مانگتے رہتے۔ سورۃ کے ختم پر رکوع کیا اور اتنا ہی لمبا رکوع کیا جتنی دیر میں سورہ بقرۃ پڑھی جاتی اور رکوع میں

سُبْحَانَ ذِى الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْعَظَمَةِ

پڑھتے جاتے تھے، پھر اتنا ہی لمبا سجدہ کیا، پھر دوسری رکعت میں اسی طرح سورہ آلِ عمران پڑھی اور اسی طرح ایک ایک رکعت میں ایک ایک سورۃ پڑھتے رہے۔ اس طرح چار رکعتوں میں سوا چھ پارے ہوتے ہیں۔ یہ کتنی لمبی نماز ہوئی ہوگی، جس میں ہر آیت رحمت اور آیت عذاب پر دیر تک دُعا کا مانگنا اور پھر اتنا لمبا رکوع اور سجدہ تھا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بھی اپنا ایک قصہ حضور اقدس ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے کا اسی طرح نقل کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ چار رکعتوں میں چار سورتیں سورہ بقرۃ سے لے کر سورہ مائدہ کے ختم تک پڑھیں۔ (بحوالہ: فضائل اعمال)

فائدہ: ان چار سورتوں کے سوا چھ پارے ہوتے ہیں جو حضور اقدس ﷺ نے چار رکعتوں میں پڑھے اور آپ ﷺ کی عادتِ شریفہ تجوید و ترتیل کے ساتھ پڑھنے کی تھی جیسا کہ اکثر احادیث میں ہے، اُس کے ساتھ ہی ہر آیت رحمت اور آیت عذاب پر ٹھہرنا اور دُعا مانگنا پھر اتنا ہی لمبا رکوع اور سجدہ، اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ اس طرح چار رکعات میں سورہ بقرۃ، آلِ عمران، مائدہ تین سورتیں پڑھی جو تقریباً پانچ پارے ہوتے ہیں، یہ جب ہی ہوسکتا ہے، جب نماز میں چین اور آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب ہوجائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پاک ارشاد ہے کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِی اِتْبَاعَہٗ

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کو جب بھی کوئی سخت امر پیش آتا تھا تو (فوراً) نماز کی طرف متوجہ ہوتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور اقدس ﷺ کے گھر والوں پر کسی قسم کی تنگی پیش آتی، تو اُن کو نماز کا حکم فرمایا

کرتے اور یہ آیت تلاوت فرماتے:

وَأْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْھَا لَا نَسْئَلُکَ رِزْقًا

(القرآن)

ترجمہ: اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کرتے رہیے اور خود بھی اس کا اہتمام کیجیے
ہم آپ (ﷺ) سے روزی کموانا نہیں چاہتے،
روزی تو آپ (ﷺ) کو ہم دیں گے۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ اس کثرت سے نوافل (نماز) پڑھتے تھے کہ پاؤں ورم کر جاتے تھے، کسی نے عرض کیا، یارسول اللہ! آپ ﷺ تو بخشے بخشائے ہیں، پھر کیوں اتنی مشقت کرتے ہیں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں (اپنے ربّ کا) شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

(بخاری شریف)

اُمّت کے لئے اہتمام نماز پر جنت کو وعدہ

حضور اقدس کا ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ نے یہ فرمایا کہ میں نے تمہاری اُمت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور اس کا میں نے اپنے لئے عہد کر لیا ہے کہ جو شخص ان پانچوں نمازوں کو اُن کے وقت پر ادا کرنے کا اہتمام کرے، اُس کو اپنی ذمہ داری پر جنّت میں داخل کروں گا اور جو ان نمازوں کا اہتمام نہ کرے تو مجھ پر اُس کی کوئی ذمہ داری نہیں۔ (ابوداؤد)

جماعت کی نماز کا ثواب

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے ستائیس درجہ زیادہ ہوتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

ایک نماز فوت ہونے کا وبال

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کی ایک نماز بھی فوت ہوگئی وہ ایسا ہے کہ گویا اس کے گھر کے لوگ اور مال و دولت سب چھین لیا گیا ہو۔ (نسائی)

گھروں کو قبرستان نہ بناؤ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ اپنے گھروں میں بھی کچھ نماز پڑھا کرو، ان کو قبرستان نہ بناؤ۔

(بخاری شریف، جلد، ص ۱۵۸)

روزانہ ۱۲ رکعات سنت کی ادائیگی کا انعام

حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی رات دن میں بارہ رکعات (سنّت مؤکدہ) کی پابندی کرے، اللہ تعالیٰ شانہٗ اُس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتے ہیں۔ (مسلم شریف)

فائدہ: نماز فجر کی 2 رکعات (فرض نماز سے پہلے)، نماز ظہر میں 6 رکعات (چار رکعات فرض نماز سے پہلے اور دو رکعات فرض نماز کے بعد)، نماز مغرب میں

2 رکعات (فرض نماز کے بعد) اور نماز عشاء میں 2 رکعات (فرض نماز کے بعد) کل میزان 12 رکعات سنّتیں مؤکدہ کی ہوگئیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ساری اُمتِ مسلمہ کو نماز کی پابندی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَ جَمَالِہٖ

رحمۃ للعالمین ﷺ کی مبارک سنّتیں

❁❁❁

تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے مرد کو نیت باندھتے وقت دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اُٹھانا اور عورتوں کو کندھوں تک اُٹھانا۔

❁❁❁

ہاتھ اُٹھاتے ہوئے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں اور انگلیاں قبلہ رُخ رکھنا اور ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال میں کھلی رکھنا۔

❁❁❁

تکبیر تحریمہ (اللہ اکبر) کہتے ہوئے سر کو نہ جھکانا۔

❁❁❁

تکبیر تحریمہ کہہ کر مرد کو ناف کے نیچے اس طرح ہاتھ باندھنا کہ بایاں ہاتھ نیچے رہے اور دایاں ہاتھ اوپر رہے اور عورتوں کو اسی طرح سینے پر ہاتھ رکھنا۔

❁❁❁

امام کا تکبیر تحریمہ اور ایک رکن سے دوسرے میں جانے کی تمام تکبیریں

بقدرِ حاجت بلند آواز سے کہنا۔

❁❁❁

ثناء پڑھنا۔

❁❁❁

تعوذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑھنا۔

❁❁❁

تسمیہ یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا۔

❁❁❁

فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنا۔

❁❁❁

ہر مرتبہ سورۃ فاتحہ کے بعد آمین کہنا۔

❁❁❁

ثناء، تعوذ، تسمیہ اور آمین آہستہ آواز میں پڑھنا۔

❁❁❁

سنت کے موافق قرأت کرنا یعنی جس نماز میں جس قدر قرآن پڑھنا سنت ہے،

اس کے موافق پڑھنا۔

❁❁❁

رکوع میں جاتے وقت اللہ اکبر کہنا۔

❀❀❀

رکوع میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کشادہ کر کے گھٹنوں کو پکڑنا۔

❀❀❀

رکوع میں اس طرح جھکنا کہ سر، کمر اور سرین تختے کی طرح ایک سطح کے برابر ہو جائیں دونوں ہاتھوں کو تان کر سیدھا رکھنا اور ہاتھوں کو پسلیوں سے جدا رکھنا اور پنڈلیوں کو بھی سیدھا رکھنا، یہ سب مردوں کے لئے ہیں، عورتوں کو صرف اتنا جھکنا چاہئے کہ ان کے ہاتھ گھٹنوں تک اچھی طرح پہنچ جائیں، عورتیں انگلیوں کو گھٹنوں پر ملا کر رکھیں۔

❀❀❀

رکوع اور سجدہ میں کم از کم تین بار تسبیح پڑھنا۔

❀❀❀

رکوع سے سر اُٹھاتے وقت امام اور اکیلا نماز پڑھنے والا سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کا کہنا اور مقتدی اور منفرد کو رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا۔

❀❀❀

سجدے میں جاتے وقت اللہ اکبر کہنا۔

❀❀❀

سجدے میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے، پھر دونوں ہاتھ، پھر پیشانی رکھنا۔

❀❀❀

سجدے میں دونوں ہاتھ کی ہتھیلیاں ملا کر قبلہ رُخ رکھنا، اسی طرح دونوں پاؤں کی انگلیاں بھی قبلہ رُخ کرنا مسنون ہے۔

❁❁❁

مرد کو سجدے میں دونوں ہاتھوں کی کہنیوں کو ستون کی طرح کھڑا رکھنا، پیٹ کو زانوں سے، آستینوں کو زمین سے اور بازوؤں کو پسلیوں سے جدا رکھنا، سجدہ سینہ کو اُبھار کر کرنا، سجدہ زمین کی طرف سینہ دبا کر نہ کرنا چاہئے، البتہ عورتوں کو زمین سے لگ کر سجدہ کرنا چاہئے۔

❁❁❁

سجدے سے سر اُٹھاتے وقت اللہ اکبر کہنا۔

❁❁❁

جلسہ اور قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا کر اُس پر بیٹھنا اور سیدھے پاؤں کو اس طرح کھڑا رکھنا کہ اس کی انگلیوں کے سرے قبلے کی طرف رہیں اور ہاتھ رانوں پر رہیں۔

❁❁❁

جلسہ میں بیٹھنا، پھر اللہ اکبر کہہ کر دوسرے سجدے میں جانا۔

❁❁❁

تشہد میں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پر دائیں ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی سے اشارہ کرنا۔

❁❁❁

دوسری رکعت میں دونوں سجدے ادا کرنے کے بعد اللہ اکبر کہہ کر پہلے قعدے میں بیٹھے اور التحیات پڑھے، جب اَشْهَدُ اَنْ لَّا پر پہنچے تو دائیں ہاتھ کی شہادت والی انگلی سے اس طرح اشارہ کرے کہ دائیں ہاتھ کی بڑی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنالے، اس کے برابر والی انگلی کو ہتھیلی کی طرف موڑ کر ملالے اور شہادت والی انگلی کو لفظ لَا پر کھڑا کرلے اور اِلَّا اللّٰهُ پڑھ کر نیچے ران ہی پر گرادے، التحیات ختم ہوتے ہی (نفلوں اور سنّت غیر موکدہ کے علاوہ باقی فرض اور واجب اور سنّت موکدہ میں)

فوراً تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے کہ یہ واجب ہے،

التحیات سے آگے نہ پڑھے۔

❀❀❀

عورت جب التحیات میں بیٹھے تو دونوں پاؤں دائیں جانب کو نکال دے

اور بائیں سرین کو زمین پر ٹیک کر اس پر بیٹھے۔

❀❀❀

قعدہ آخیرہ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا۔

❀❀❀

درود شریف کے بعد دُعا پڑھنا۔

❀❀❀

پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرنا۔

❀❀❀

دائیں بائیں سلام پھیرتے وقت چہرے کا موڑنا سنّت ہے۔

❀❀❀

سلام پھیرتے وقت دونوں جانب یہ نیّت کریں کہ میں اس طرف کے مقتدیوں اور فرشتوں کو سلام کر رہا ہوں، امام جس طرف ہو اس طرف نیّت میں امام کو بھی شامل کر لیں۔

❀❀❀

امام کو دائیں طرف سلام پھیرتے وقت لفظِ سلام کو بہ نسبت بائیں طرف کے ذرا آواز بلند کرنا، بائیں طرف ذرا پست آواز سے سلام پھیرنا چاہئے۔

❀❀❀

مقتدی امام کے ساتھ ہی سلام پھیر دیں، دیر نہ کریں۔

❀❀❀

جس کو کچھ رکعت جماعت کے ساتھ نہ ملی ہوں، اس کو مسبُوق کہتے ہیں۔ جب امام سلام پھیرے تو مسبُوق کا امام کے دوسری طرف سلام پھیرنے تک انتظار کرنا سنّت ہے، امام جب بائیں طرف سلام پھیر دے، تب مسبُوق اپنی رہی ہوئی رکعت اُٹھ کر پوری کرے۔

(بحوالہ: علیکم بسنّتی)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَ جَمَالِہٖ

رحمۃ للعالمین ﷺ کی نمازِ تہجد

حضور اقدس ﷺ نمازِ تہجد بڑی پابندی کے ساتھ پڑھتے تھے، حتیٰ کہ بعض علماء کا مذہب یہ ہے کہ تہجد کی نماز آپ ﷺ پر فرض تھی۔

(بحوالہ: اسوہ رسول اکرم ﷺ)

حضرت اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضور اقدس ﷺ کے تہجد کے بارے میں پوچھا کہ آپ ﷺ کا کیا معمول تھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ شروع رات میں سو جاتے اور پھر آدھی رات کے بعد نماز پڑھتے، نماز سے فارغ ہو کر بستر پر لیٹ جاتے، پھر جب مؤذن اذان دیتا تو فوراً اُٹھ بیٹھتے، اگر غسل کی حاجت ہوتی تو غسل فرماتے، ورنہ وضو فرما کر نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔ (بخاری شریف، جلد ۱، ص ۱۵۴)

حضور اقدس ﷺ وتر تہجد کے بعد پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ جس کو خوف ہو کہ تہجد میں آنکھ نہیں کھلے گی، وہ وتر پڑھ کر سوئے اور جو تہجد میں اٹھنے پر پورا بھروسہ رکھتا ہو تو اس کو چاہئے کہ وتر بھی تہجد کے بعد پڑھے۔

(مسلم شریف، جلد ۱، ص ۲۵۸)

فائدہ: حضور اقدس ﷺ تہجد کی مختلف رکعات پڑھتے تھے، اس لئے اس میں مقدار متعین نہیں، جتنی ہمت ہو سکے پڑھ لے، البتہ اتنا بوجھ اٹھانا چاہئے، جس کو برداشت کر سکے، اس لئے کسی ایک مقدار پر پابندی کرے، خواہ چار ہی رکعات ہو۔ علامہ

شامیؒ نے یہ لکھا ہے کہ سب سے کم مقدار دو رکعت ہے اور درمیانی مقدار چار رکعات ہے اور آخری حد آٹھ رکعات ہے۔ (شامی لبنانی، جلد ا، ص ۴۶۰)

ملا علی قاریؒ نے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے تہجد کی بارہ رکعات لکھی ہیں کہ آخری حد بارہ رکعات ہے۔ (بحوالہ: محبوب ﷺ کا حسن و جمال، ص ۱۴۹)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ بِقَدْ رِ حُسْنِہٖ وَ جَمَا لِہٖ

رحمۃ للعالمین ﷺ کی نمازِ اشراق

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور اقدس ﷺ فجر کی نماز پڑھ کر اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے اور جب سورج طلوع ہو جاتا تو (اشراق) کی نماز پڑھ کر لوٹتے۔ (ابوداؤد شریف، جلد ا، ص ۱۸۲)

فائدہ: فجر کی نماز سے فارغ ہو کر اشراق تک ذکر الٰہی میں مشغول رہیں، اس میں اعلیٰ درجہ تو یہ ہے کہ جس جگہ فرض پڑھے ہیں، وہیں بیٹھا رہے اور جب اشراق کا وقت ہو جائے تو دو رکعت نفل پڑھیں تو پورے ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب ملتا ہے۔ (مظاہر حق)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص فجر کی نماز سے فارغ ہو کر اپنی جگہ پر بیٹھا رہے اور بے کار بات نہ کرے، یہاں تک کہ دو رکعت اشراق کی نماز پڑھے تو اس کے (چھوٹے) تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں، خواہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔ (ابوداؤد)

اشراق کے وقت جو چار رکعت نفل پڑھے تو اس شخص کو دوزخ کی آگ نہ

چھوٹے گی۔(بیہقی)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰ لِہٖ بِقَدْ رِ حُسْنِہٖ وَ جَمَا لِہٖ

رحمۃ للعالمین ﷺ کی نمازِ چاشت

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صبح کے وقت جب آفتاب آسمان پر اتنا بلند ہوجاتا ہے، جتنا شام کو مغرب کی طرف سے عصر کے وقت کا ذکر ہوتا ہے، اس وقت حضور اقدس ﷺ دو رکعت پڑھتے (یہ اشراق کی نماز کا ذکر ہے) اور جب آفتاب آسمان پر اتنا بلند ہوجاتا، جس قدر شام کو مغرب کی طرف سے ظہر کے وقت بلند ہوتا ہے تب آپ ﷺ چار رکعت پڑھتے (یہ چاشت کی نماز کا ذکر ہے)۔

(ترمذی)

جو شخص چاشت کی نماز پڑھنے کے لئے اپنے گھر سے باوضو ہوکر چلے تو اس کو عمرے کا ثواب ملتا ہے۔(ابو داؤد)

چاشت کی صرف دو رکعت نماز پڑھنے سے آدمی کے بدن میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں، ان سب کا صدقہ ادا ہوجاتا ہے اور تمام گناہِ صغیرہ سے مغفرت ہوجاتی ہے۔

(مسلم شریف)

چاشت کی چار رکعت پڑھنے سے اللہ تعالیٰ دن بھر کے بڑے بڑے کام اس بندے کے بآسانی پورے کرادیتے ہیں، اس کے کاموں کی کفالت فرمالیتے ہیں۔

(مسند احمد)

حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ میرے گھر فتح مکہ کے دن داخل ہوئے اور غسل فرمایا اور جلدی جلدی آٹھ رکعات نماز پڑھی، البتہ رکوع وسجدہ خوب اطمینان سے کرتے تھے۔ (بخاری شریف، جلد۱، ص ۱۵۷)

❁ جو شخص چاشت کے وقت آٹھ رکعات نفل پڑھے تو اس کو قانتین میں سے لکھ دیا جاتا ہے، اگر بارہ رکعات نفل پڑھے تو جنت میں ایک مکان بنا دیا جاتا ہے۔

(مسند احمد)

فائدہ: چاشت کی نماز کے دو دو رکعات کر کے پڑھی جاتی ہے اور اس نماز کی زیادہ سے زیادہ بارہ رکعات ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ بِقَدْ رِ حُسْنِہٖ وَ جَمَالِہٖ

رحمۃ للعالمین ﷺ کی نمازِ اوابین

محمد بن عمار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ مغرب کے بعد 6 رکعت پڑھتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے محبوب حضور اقدس ﷺ کو مغرب کے بعد 6 رکعت پڑھتے دیکھا ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا جو مغرب کے بعد 6 رکعت پڑھے گا اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے، خواہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔

(شمائل کبریٰ، جلد۲، حصہ ششم، ص ۲۴۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو

مغرب کے بعد 6رکعت پڑھے اور درمیان میں کوئی دُنیاوی گفتگو نہ کرے تو اسے 12سال کی عبادت کے برابر ثواب ملے گا۔(ترمذی،ابن ماجہ)

اہم گذارش

حقیقت میں نماز بڑی خیر اور برکت ہے،اس کا ہر ذکر بہت سی خوبیوں کو اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی بڑائیوں کو لئے ہوئے ہے۔ایک سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ ہی کو دیکھ لیجئے جو سب سے پہلی دُعا ہے کہ کتنے فضائل پر حاوی ہے۔

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ

یااللہ تیری پاکی کابیان کرتا ہوں کہ تو ہر عیب سے پاک ہے،ہر برائی سے دُور ہے۔

وَبِحَمْدِکَ

یعنی تعریف کی باتیں ہیں اور جتنے بھی قابل مدح اُمور ہیں وہ سب تیرے لئے ثابت ہیں اور تجھے زیبا،وتبارک اسمک تیرا نام بابرکت ہے اور ایسا بابرکت ہے کہ جس چیز پر تیرا نام لیا جائے وہ بھی بابرکت ہو جاتی ہے۔

وَتَعَالٰی جَدُّکَ

تیری شان بہت بلند ہے،تیری عظمت سب سے بالاتر ہے۔

وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُکَ

تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں،نہ کوئی ذات پرستش کے لائق کبھی ہوئی،نہ ہے اور نہ ہوسکتی ہے۔

اسی طرح رکوع میں

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم

میرا عظمت اور بڑائی والا رب ہر عیب سے بالکل پاک ہے، اُس کی بڑائی کے سامنے اپنی عاجزی اور بے چارگی کا اظہار ہے کہ گردن کا بلند کرنا غرور اور تکبر کی علامت ہے اور اس کا جھکا دینا نیازمندی اور فرمانبرداری کا اقرار ہے تو رکوع میں گویا اس کا اقرار ہے کہ تیرے احکام کے سامنے اپنے کو جھکاتا ہوں اور تیری اطاعت اور بندگی کو اپنے سر پر رکھتا ہوں، میرا یہ گنہگار جسم تیرے سامنے حاضر ہے اور تیری بارگاہ میں جھکا ہوا ہے، تو بے شک بڑائی والا ہے اور تیری تیری بڑائی کے سامنے میں سرنگوں ہوں۔

اسی طرح سجدہ میں

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

پڑھا جاتا ہے، جس کا مقصد ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بے حد رِفعت اور بلندی کا اقرار ہے اور اس بلندی کے ساتھ ہر برائی اور عیب سے پاکی کا اقرار ہے۔ اپنے سر کو اس (مالک الملک) کے سامنے ڈال دینا ہے جو سارے اعضاء میں اشرف شمار کیا جاتا ہے اور اس میں محبوب ترین چیزیں آنکھ، کان، ناک، زبان ہیں، گویا اس کا اقرار ہے کہ میری یہ سب اشرف اور محبوب چیزیں تیرے حضور میں حاضر اور تیرے سامنے زمین پر پڑی ہوئی ہیں، اس اُمید پر کہ تُو مجھ پر فضل فرمائے اور رحم کرے اور اس عاجزی کا پہلا ظہور اس کے سامنے ہاتھ باندھ کر مؤدب کھڑے ہونے میں تھا اس

پر ترقی اس کے سامنے سر جھکا دینے میں تھی اور اس پر بھی ترقی اس کے سامنے زمین پر ناک رگڑنے اور سر رکھ دینے میں ہے۔نماز حقیقت میں اللہ جل شانۂ کے ساتھ مناجات کرنا اور ہم کلام ہونا ہے، جو غفلت کے ساتھ ہو ہی نہیں سکتا۔

اسی طرح پوری نماز کی حالت ہے اور حق یہ ہے کہ یہی اصلی ہیئت نماز کی ہے اور یہی ہے وہ نماز جو دین و دُنیا کی فلاح و بہبود کا زینہ ہے۔اللہ جل شانۂ اپنے لطف و ساری امت مسلمہ کو اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہِ رحمۃ للعالمین ﷺ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ علی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ بِقَدْ رِ حُسْنِہٖ وَ جَمَا لِہٖ

❀❀❀

وَاٰخِرُ دَعْوٰ نَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَا لَمِیْنَ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَا مُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحا بِہٖ اَجْمَعِیْنَ

بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْ حَمَ الرَّ احِمِیْنَ

رحمۃ للعالمین ﷺ کی نماز